بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد پنجم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ــ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر در منثور مترجم (جلد پنجم)
مصنف	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	-/2850 روپے کامل سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7247350-7225085

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 2630411-021-221201۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

امام ابن ابی حاتم نے سدی سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے تکبر کیا جبکہ انہیں یقین تھا۔ اس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے۔

عبد بن حمید نے اعمش سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اسے ظلماً و علیاً پڑھا ہے۔ عاصم نے اسے غلواً پڑھا ہے۔

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵﴾

"اور یقیناً ہم نے عطا فرمایا داؤد اور سلیمان کو علم اور انہوں نے کہا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے برگزیدہ کیا ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو تین چیزیں عطا کی گئیں: ان کے لیے پہاڑ مسخر کر دیے گئے، پہاڑ ان کے ساتھ تسبیح بیان کرتے تھے، لوہے کو ان کے لیے نرم کر دیا گیا اور آپ کو پرندوں کی زبان کی تعلیم دی گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی زبان کی تعلیم دی گئی، جن آپ کے لیے مسخر کیے گئے۔ یہ چیزیں حضرت داؤد علیہ السلام سے انہیں بطور ورثہ دی گئیں تھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو مسخر نہیں کیا تھا اور نہ ہی ان کے لیے لوہے کو نرم کیا گیا تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے لکھا اللہ تعالیٰ نے کسی بندے پر کوئی نعمت نہیں کی اور بندے نے اس نعمت پر اللہ کی حمد نہیں کی مگر اس کی حمد اللہ کی نعمت سے افضل ہوتی ہے اگر تو نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پڑھ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو نعمت عطا کی گئی کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی نعمت ہے؟۔

وَ وَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَ اُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾

"اور جانشین بنے سلیمان داؤد کے اور فرمایا اے لوگو! ہمیں سکھائی گئی ہے پرندوں کی بولی اور ہمیں عطا کی گئی ہیں ہر قسم کی چیزیں۔ بیشک یہی وہ نمایاں بزرگی ہے (جو ہمیں مرحمت ہوئی)۔"

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَ وَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت، آپ کے ملک اور آپ کے علم کے وارث بنے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہمارے نزدیک النَّاسُ سے مراد اہل علم ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو ہمارے پاس کعب حبر آئے، کہا: اے امیر المومنین! میں آپ کو بہت ہی عجیب چیز کے بارے میں نہ بتاؤں

جو میں نے انبیاء کی کتابوں میں پڑھی ہے کہ ایک چھوٹا کیڑا حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ آپ نے جواب ارشاد فرمایا: اے ہام! تجھ پر سلام ہو۔ فرمایا مجھے بتا تو کھیتی کیوں نہیں کھاتا۔ اس نے عرض کی: حضرت آدم علیہ السلام سے اسی وجہ سے اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں لغزش ہوئی۔ فرمایا: کیا تو پانی نہیں پیتا؟ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کو پانی سے غرق کر دیا، اسی وجہ سے میں نے پانی چھوڑ دیا ہے۔ پوچھا تو نے آبادیاں کیوں چھوڑ دیں اور کھنڈرات میں کیوں ڈیرے جما لیے؟ عرض کی: کھنڈرات اللہ تعالیٰ کی میراث ہیں اور میں اللہ کی میراث میں رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا اپنی کتاب میں کیا ہے، فرمایا وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ (القصص)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد نے زہد میں اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو صدیق ناجی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بارش کے لیے دعا کرنے کے لیے لوگوں کو لے کر نکلے، آپ نے ایک چیونٹی کو دیکھا جو اپنی گدی کے بل لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف کی ہوئی تھیں، وہ عرض کر رہی تھی: اے اللہ! میں تیری مخلوق میں سے ہوں، تیرے رزق کے بغیر ہمارے لیے کوئی غناء نہیں یا تو ہم پر بارش نازل کر دے یا ہمیں ہلاک کر دے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا: لوٹ جاؤ تم پر دوسروں کی دعا کے ساتھ بارش کر دی جائے گی۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک روز جانوروں اور ایک روز لوگوں کے درمیان جھگڑوں کا فیصلہ فرماتے، ایک روز گائے آئی، اس نے دروازے کے حلقہ میں اپنا سینگ رکھ دیا۔ پھر یوں لوریاں دینے لگی جس طرح والدہ بچے کو لوریاں دیتی ہے۔ عرض کی: میں جوان تھی تو یہ لوگ مجھ سے بچے لیتے رہے اور کام لیتے رہے۔ پھر میں بوڑھی ہوگئی۔ اب انہوں نے مجھے ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اس پر احسان کرو اور اسے ذبح نہ کرو۔ پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک میں حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو زمین کے مشارق و مغارب کی بادشاہت عطا کی گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سات سو سال اور چھ ماہ تک بادشاہ رہے۔ آپ دنیا کی تمام چیزوں یعنی جنوں، انسانوں، جانوروں، پرندوں اور درندوں کے بادشاہ تھے۔ آپ کو ہر چیز اور ہر شے کی زبان کی تعلیم دی گئی تھی۔ آپ کے زمانہ میں عجیب و غریب کام کیے گئے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف وحی کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ علم اور اس کی حکمت اپنے بھائی کو دے دو۔ حضرت داؤد کی اولاد میں سے چار سو اسی افراد انبیاء ہوئے۔ ان میں رسول کوئی نہ تھا۔ ذہبی نے کہا یہ باطل ہے۔ (2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب کلام سلیمان بن داؤد، جلد 7، صفحہ 71 (34273)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 643 (4139)، دار الکتب العلمیہ بیروت

السلام کا لشکر سو فرسخ تک پھیلا ہوا تھا۔ پچیس انسانوں کے، پچیس جنوں کے۔ پچیس وحشی جانوروں کے اور پچیس فرسخ پرندوں کے۔ لکڑی کے اوپر ان کے ایک ہزار شیشے کے گھر ہوتے، ان میں تین سو صریحہ اور سات سو پلنگ تھے۔ آپ تیز آندھی کو حکم دیتے تو وہ اسے اٹھا لیتی۔ آپ ہوا کو حکم دیتے تو وہ اسے لے کر چل پڑتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں نے تیرے ملک میں اضافہ کر دیا ہے کہ کوئی آدمی کوئی بات نہیں کرے گا مگر ہوا آئے گی اور تجھے آگاہ کرے گی۔ (1)

امام عبداللہ بن احمد نے زوائد زہد میں اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ملک میں بنی اسرائیل کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جبکہ ہوا نے آپ کو اٹھا رکھا تھا۔ جب اس آدمی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیکھا تو کہا سبحان اللہ! آل داؤد کو بادشاہت عطا کی گئی ہے۔ ہوا نے اس بات کو اٹھایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے کان میں ڈال دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لے آؤ۔ اس آدمی کو آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تو نے کیا کہا ہے؟ تو اس نے بتایا: حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: مجھے تیرے بارے میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سبحان اللہ کا ثواب اس سے بڑھ کر ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا کیا تھا۔ اس نے کسان سے عرض کی: اللہ تعالیٰ تیرے غم کو دور فرمائے جس طرح تو نے میرے غم کو دور کیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سفید رنگت والے، جسیم، سرخی مائل اور جہاد کرنے والے تھے جس بادشاہ کے بارے میں سنتے اس کے پاس آتے، اس سے جنگ کرتے اور اپنے زیرنگین کر لیتے۔ آپ جنوں کو حکم دیتے جو آپ کے لیے شیشے کا گھر بناتے۔ آپ جنگ کے جو آلات چاہتے اس میں رکھتے۔ پھر آندھی کو حکم دیتے تو وہ اس مکان کو زمین سے اٹھا لیتی۔ پھر خوشحالی کو حکم دیتے تو وہ آگے آگے رہتی جہاں آپ چاہتے۔

امام ابن منذر نے حضرت یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ سلیمان بن داؤد نے بنی اسرائیل سے کہا کیا میں آج تمہیں اپنے ملک کا بعض حصہ نہ دکھاؤں۔ بنی اسرائیل نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے نبی! آپ نے فرمایا: اے ہوا! ہمیں اٹھا لے ہوا نے انہیں اٹھا لیا اور انہیں آسمان و زمین کے درمیان کر دیا۔ پھر فرمایا: اے پرندو! ہمیں سایہ کر دو تو پرندوں نے اپنے پروں سے ایسا سایہ کیا کہ سورج دکھائی نہیں دیتا تھا۔ فرمایا: اے بنی اسرائیل تم کونسا ملک دیکھتے ہو؟ بنی اسرائیل نے عرض کی: ہم عظیم ملک دیکھتے ہیں۔ فرمایا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ" یہ قول میرے ملک اور دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ فرمایا: اے بنی اسرائیل! جو پوشیدہ اور ظاہر دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، غنا اور فقر دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرتا ہے، ناراضگی اور رضامندی کی حالت میں عدل کرتا ہے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کو بھی ایسی بادشاہت عطا کی جائے گی جیسی مجھے بادشاہت عطا کی گئی ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 644 (4141)، دار الکتب العلمیہ بیروت